خُطبَۃ المنبریّۃ

ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے منبر کوفہ پر یہ خطبہ ارشاد فرمایا:۔

الحمد للّٰہ احمدہ واومن بہ واستعینہ واستھدیہ واشھد ان لا الٰہ الّا وحدہٗ لاشریک لہ وان محمداً عبدہٗ ورسولہ ارسلہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلّہ ولو کرہ المشرکون ؕ

ایتھا النفوس المختلفۃ والقلوب المتشتتۃ الشاھدۃ ابدانھم الغائبۃ عنھم عقولھم کم اطارکم علی الحق وانتم اذلکم علی الحق تنفرون عنہ نفور المعزیٰ من وعوعۃ الاسد ھیھات ان اطلع بکم ذروۃ سرار العدل او اقیم اعوجاج الحق اللّٰھم انک تعلم انہ لم یکن منی منافسۃ فی سلطان ولا التماس فضول اعطام ولکن لاَرد الاحکام ومعالم الحلال والحرام من دینک واظھر الصلاح فی بلادک فیامن المظلومون من عبادک وتقام المعطلۃ من حدودک اللّٰھم انک تعلم انی اوّل من اناب وسمع فاجاب لم یسبقنی الّا رسولک

تمام حمد اللہ کے لئے ہے اس کی حمد بار بار کرتا ہوں اس پر ایمان لاتا ہوں اور اسی سے مدد اور ہدایت چاہتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی اللہ نہیں وہ واحد ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسولؐ ہیں اس نے ان کو ہدایت کے لئے بھیجا دین حق غالب آجائیگا تمام دینوں پر خواہ مشرکین اسکو ناپسند ہی کیوں نہ کریں۔

اے نفوس مختلف وقلوب پراگندہ جن کے اجسام کو نہ خوش منظری نصیب ہے اور نہ خوش بیانی اور جن کی عقلیں ان سے غائب ہیں کس قدر تمہیں حق پر آمادہ کیا گیا اور حق کا راستہ دکھایا گیا۔ جس سے تم اس طرح بھاگتے ہو جیسا کہ شیر کے پکارنے سے بکریوں کا گلہ بھاگتا ہے افسوس آیا تمہیں حقیقت عدل کی بلندیوں سے آگاہ کیا جائے یا حق سے منحرف ہو کر بھی اختیار کرنے کو چھوڑ دیا جائے خداوندا تو جانتا ہے کہ وہ ہرگز مجھ سے نہیں تھا۔ اس کا منافسہ اقتدار کے لئے ہے۔ اسے کوئی تلاش نہیں ہے۔ قلیل مال دنیا کو ترجیح دیتا ہے لیکن تیرے دین کے حلال وحرام کی نشانیوں اور احکام کو رد کرتا ہے۔ تیرے شہروں میں اصلاح کو ظاہر کرتا ہے (اور سمجھتا ہے کہ) تیرے مظلوم بندے مامون ہو جائیں گے اور تیرے حدود میں جو معطل چیزیں ہیں قائم ہو جائیں گی خداوندا بہ تحقیق کہ تو جانتا ہے کہ میں پہلا شخص ہوں جس نے نیابت کی اور سنا۔

اللهم لا ينبغي ان يكون الوالي على
الدماء والفروج والمغانم والمسلمين
وامور المومنين وامامة البخيل لان
تهمة في جميع الاموال ولا الجاهل
فيضلهم بجهله على الضلال ولا
الجافي فيتضرهم بجفائه ولا الخائف
فيتخذ قوما دون قوم ولا المرتشي في
الحكم فيذهب بالحقوق ولا المعطل
للسنن فيودي الى الفجور ولا الباغي
فيدحض الحق ولا الفاسق فيشين
الشرع۔

فقام اليه رجل فقال يا
امير المومنين ما تقول في رجل
مات وترك امراة وابنتين وابوين
فقال لكل واحد من الابوين السدس
وللابنتين الثلثان۔
قال فالمراة
قال صار ثمنها تسعا وهذا من
ابلغ الاجوبة"

(بحار ج ۱۷ ص ۸۱)
(تذکرہ خواص الائمہ)

اور قبول کیا سوائے تیرے رسولؐ کے کسی نے مجھ پر سبقت
نہیں لے گیا خداوندا حاکم کے لئے سزاوار نہیں کہ خون ریزی
زناکاری مال غنیمت اور مسلمین و مومنین کے امور میں شریک
رہے و نیز بخیل امامت کا سزاوار نہیں اس لئے کہ
تمام مال و دولت میں اس پر بدگمانی کی جاتی ہے اور نہ
جاہل (اس کا سزاوار ہے) اس لئے کہ وہ اپنے جہل سے
گمراہی کا راستہ بتاتا ہے اور نہ جفا کرنے والا (سزاوار)
ہے اس لئے کہ وہ اپنے ظلم سے اعراض کرواتا ہے
اور نہ خائف (سزاوار ہے) کہ وہ ایک گروہ کے عوض
دوسرے کو اختیار کرتا ہے اور نہ فیصلہ کرنے میں
رشوت لینے والا سزاوار ہے اس لئے کہ اس سے حقوق
تلف ہو جاتے ہیں اور نہ سنت کو معطل کرنے والا
سزاوار ہے کہ وہ بدکاری کی طرف آمادہ کرتا ہے اور نہ
باغی کہ حق کو زائل کر دیتا ہے اور نہ فاسق کہ احکام شرع
میں عیب لگاتا ہے۔

ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا کہ یا امیر المومنین آپ
اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جس نے مرتے وقت ایک
عورت دو لڑکیاں اور والدین کو چھوڑا۔ فرمایا کہ ماں اور
باپ میں ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ اور لڑکیوں کے لئے دو
تلث عرض کیا کہ عورت کے لئے کس قدر؟
فرمایا کہ نویں حصہ کا آٹھواں حصہ ہے یہ بلیغ ترین جواب ہے۔

خطبہ بالغہ

اللہ تعالیٰ کی حمد اور رسالت مآبؐ کی حمد و ثناء کے بعد حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا:۔

ايها الناس ان الله ارسل اليكم
رسولا ليزيح به عليكم ويوقظ به غفلتكم
واني خوف ما اخاف عليكم اتباع الهوى
وطول الامل اما اتباع الهوى فيصد
كم عن الحق واما طول الامل
فينسيكم الاخرة الا وان الدنيا قد
ترحلت مدبرة وان الآخرة قد ترحلت
مقبلة ولكل واحد منهما بنون
فكونوا من ابناء الاخرة ولا تكونوا من
ابناء الدنيا فان اليوم عمل ولا
حساب وغداً حساب لا عمل واعلموا
انكم ميتون ومبعوثون من
بعد الموت ومحاسبون على اعمالكم
ومجازون بها فلا يغرنكم الحيوة
الدنيا ولا يغرنكم بالله الغرور
فانها دار البلاء محفوفة وبالعناء والغدر
موصوفة وكل ما فيها الى زوال وهي
بين اهلها دول وسجال لا تدوم احوالها
ولا يسلم من شرها نزالها بينا
اهلها منها في رخاء وسرور اذا هم
في بلاء وغرور العيش فيها مذموم
والرخاء فيها لا يدوم واهلها فيها
اغراض مستهدفة كل حتفه فيها
مقدور وحظه من نوايبها موفور
وانتم عباد الله على محجة من قد مضى

اے لوگو خدا نے تمہاری طرف ایک رسول کو بھیجا
تاکہ تمہیں اس کے توسط سے نیکی کی طرف متوجہ کرے
اور غفلت سے سختی کے ساتھ بیدار کرے میں تمہیں
خوف دلا رہا ہوں اور تمہارے اتباع نفس کی خواہش
اور امیدوں کی طوالت میں مبتلا ہو۔ تم سے خوف کرتا
ہوں۔ خواہشوں کی آمد تمہیں حق سے روکتی ہے اور آرزوں
کی بہتات آخرت کو بھلا دیتی ہے دنیا کے گذرنے والے
لمحات تمہیں مار کر منتقل کرتے ہیں اور آخرت تمہیں
قبول کر کے منتقل کرتی ہے یہ دونوں ایک ہی ہیں۔ ان
دونوں کے فرزند ہیں۔ تم آخرت کے فرزند بنو دنیا کے
فرزند نہ بنو۔

بہ تحقیق کہ آج کا دن عمل کا ہے حساب کا نہیں
اور کل قیامت کا دن حساب کا ہوگا عمل کا نہیں جان
لو کہ تم مروگے اور مرنے کے بعد اٹھائے جاؤگے اور
تمہارے اعمال کا حساب لیا جائے گا اور اس کی جزا
دی جائے گی پس حیات دنیا پر فریفتہ نہ ہو۔ اور
دھوکے کے ذریعہ خدا سے فریب نہ کرو کیونکہ یہ دار البلاء
ہے جو تمہیں گھیری ہوئی ہے۔ یہ بیوفائی اور مقام مشقت
کے نام سے موصوف ہے۔ اس میں جو کچھ ہے زوال پذیر
ہے یہ اس کے اہل کے درمیان ہے رفیاضی اور
دولت اس کے احوال کو مداومت نہیں بخشتے۔ اس
کے شر میں سلامتی نہیں جو اس کے اہل کے درمیان
نازل ہوتی ہے۔ جبکہ وہ فراخی و عیش و حالت میں
سرور میں رہتے ہیں جب وہ اس کی معیبت اور عیش
کے فریب میں مبتلا رہتے ہیں۔ مذموم ہوتے ہیں اس

admin@hubeali.com
www.hubeali.com

Nahj Al Israr

رسل من کان ثم انقضی ممّن کان اطول منکم اعمارًا واشد بطشًا واعمر دیارًا اصبحت اجسادهم بالیة ودیارهم خالیة فاستبدلوا بالقصور المشیدة والنمارق الموسدة بطون اللحود ومجاورة الدود فی دار ساکنها مغترب ومحلّها مقترب بین قوم مستوحشین متجاورین غیر متزاورین لایتانسون بالعمران ولایتواصلون تواصل الجیران علی مابینهم من قرب الجوار ودنو الدار وکیف یکون بینهم تواصل وقد طحنتهم البلی واظلتهم الجنادل والثری فاصبحوا بعد الحیواة امواتا وبعد غضارة العیش رفاتا قد فجع بهم الاحباب واسکنوا التراب وظعنوا فلیس لهم ایاب وتمنّوا لرجوع فحیل بینهم وبین مایشتهون ہ

(بحارانوار ج ۷۷ ص۱۸)

کے عیش میں اس کے اہل کے لئے مداومت نہیں۔ اس کے اغراض ہدف بنائے جاتے ہیں۔ یہاں سب کے لئے موت مقدر ہو چکی ہے۔ اس میں مصائب بہت کثرت سے ہیں اور تم اے بندگان خدا ان لوگوں کے راستہ پر ہو جو گذر گئے اور جو تھے اور پھر ختم ہو گئے۔ تم میں جو زیادہ مکانوں میں رہتے والے تھے ان کے جسم بوسیدہ ہو گئے۔ اور ان کے دیار خالی ہو گئے۔ ان کے مضبوط محلوں اور خوبصورت قالینوں کے بدلے انہیں لحد کے گڑھے ملے اور وہ ایسے گھروں میں جن کے ساکن اپنے مقامات سے نکلے ہوئے ہیں کیڑوں کے ہم نشیں ہو گئے۔ ان کے محل قریب قریب تھے جو ویران ہو گئے یہ ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں مگر ملتے نہیں۔ انہیں آبادیوں سے کوئی انس نہیں، یہ پڑوسیوں سے باوجود باہمی قربت کے اور ان کے مکانوں کے قریب قریب ہونے کے مواصلت نہیں کرتے ان کے درمیان محبت و تواصل کس طرح قائم ہو سکتا ہے کہ مصائب نے انہیں پیس دیا ہے اور مصائب ان پر ٹوٹ پڑے ہیں زندگی کے بعد انہوں نے کوچ کیا اور مردہ ہو گئے ان کے احباب ان پر روتے ہیں ان کی مٹی ساکن ہو گئی انہوں نے کوچ کیا اب نہ انہیں واپس ہونا ہے اور نہ وہ واپسی کی تمنا کر سکتے ہیں (چونکہ موت) ان کے اور ان کی خواہش کے درمیان حائل ہو گئی ہے۔

خطبۃ الاستسقاء

طلب باراں کے لئے حضرت علی علیہ السلام یہ خطبہ ارشاد فرماتے تھے یہ خطبہ من لا یحضرہ الفقیہ باب الصلوٰۃ الاستسقاء کے تحت مرقوم ہے اس کا ترجمہ محمد تقی مجلسی نے شرح اللوامع میں لکھا ہے:-

admin@hubeali.com
www.hubeali.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سَابِغِ النِّعَمِ وَمُفَرِّجِ الْهَمِّ
وَبَارِي النَّسَمِ اَلَّذِي جَعَلَ السَّمٰوَاتِ
لِكُرْسِيِّهِ عِمَادًا وَجَعَلَ الْاَرْضَ لِلْعِبَادِ
مِهَادًا وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا وَمَلَائِكَتَهُ
عَلٰى اَرْجَائِهَا وَحَمَلَةَ عَرْشِهِ عَلٰى
اَمْطَائِهَا وَاَقَامَ بِعِزَّتِهِ اَرْكَانَ الْعَرْشِ
وَاَشْرَقَ بِضَوْءِ شُعَاعِ الشَّمْسِ وَاَطْفَأَ
بِشُعَاعِهِ ظُلْمَةَ الْغَطَشِ وَفَجَّرَ الْاَرْضَ
عُيُوْنًا وَالْقَمَرَ نُوْرًا وَالنُّجُوْمَ بُهُوْرًا ثُمَّ عَلٰى
تَجَلّٰى فَتَمَكَّنَ وَخَلَقَ فَاَتْقَنَ وَاَقَامَ فَتَهَيْمَنَ
فَخَضَعَتْ لَهُ نَخْوَةُ الْمُتَكَبِّرِ وَطَلَبَتْ اِلَيْهِ
خَلَّةُ الْمُتَمَسْكِنِ اَللّٰهُمَّ فَبِدَرَجَتِكَ
الرَّفِيْعَةِ وَمَحَلَّتِكَ الْمَنِيْعَةِ وَفَضْلِكَ
السَّابِغِ وَسَبِيْلِكَ الْوَاسِعِ اَسْئَلُكَ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا دَانَ لَكَ وَدَعَا اِلٰى عِبَادَتِكَ وَوَفٰى
بِعَهْدِكَ وَاَنْفَذَ اَحْكَامَكَ وَاتَّبَعَ
اَعْلَامَكَ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَاَمِيْنِكَ
عَلٰى عَهْدِكَ اِلٰى عِبَادِكَ الْقَائِمِ
بِاَحْكَامِكَ وَمُؤَيِّدِ مَنْ اَطَاعَكَ
وَقَاطِعِ عُذْرِ مَنْ عَصَاكَ۔ اَللّٰهُمَّ
فَاجْعَلْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ
اَجْزَلَ مَنْ جَعَلْتَ لَهُ نَصِيْبًا مِّنْ
رَحْمَتِكَ وَاَنْضَرَ مَنْ اَشْرَقَ وَجْهُهُ
بِسِجَالِ عَطِيَّتِكَ وَاَقْرَبَ الْاَنْبِيَاءِ

تمام حمد اس اللہ کے لئے ہے جو نعمتوں کو حد کمال تک
تک پہونچانے والا ہر غم کا دور کرنے والا اور جاندار دں
کا پیدا کرنے والا ہے جس نے آسمانوں کو اپنی کرسی کا ستون
قرار دیا اور زمین کو اپنے بندوں کے لئے گہوارہ اور
پہاڑوں کو اس کی میخیں قرار دیا اور اپنے ملائکہ کو اس
کے اطراف اور حاملین عرش کو اپنی سواریوں پر قرار دیا۔
اور اپنی سربلندی سے عرش کے ستونوں کو قائم کیا۔ اور
آفتاب کی شعاعوں کی ضو سے جلوہ تابی کی اور شب تار
کی ظلمت کو اس کی شعاعوں سے دور کیا۔ زمین سے چشمے
جاری کئے، چاند کو نور بخشا اور ستاروں کو روشن کیا
اس کے بعد عرش الوہیت پر متجلی ہو کر متصرف ہو گیا
اور (کائنات) کو خلق کر کے استوار کیا اور قائم ہو کر ہر
شئے پر چھا گیا۔ پس ہر متکبر اس کے سامنے سرنگوں ہے اور
ہر محتاج کی فقیری اس کی جانب راغب ہے۔ خداوندا ایں
تیرے بلند مرتبہ، ناقابل تسخیر محل، تیرے فضل کامل
اور وسیع سبیل کی بناء پر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ و
آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما جیسا کہ انہوں نے تیری طاعت
کی اور تیرے بندوں کو تیری عبادت کی دعوت دی تیرے
عہد کو پورا کیا، تیرے احکام کو جاری کیا اور تیری نشانیوں
کی پیروی کی (وہ محمدؐ) جو تیرے بندے تیرے نبیؐ، تیرے
بندوں سے متعلق تیرے عہد و پیمان کے امانت دار
تیرے احکام پر عمل پیرا ہونے والے تیرے اطاعت
گذاروں کی تائید کرنے والے اور عاصیوں کے عذر کو
قطع کرنے والے تھے۔ خداوندا محمدؐ کو ان لوگوں میں جن
کے لئے تو نے اپنی رحمت کا ایک حصہ قرار دیا ہے

admin@hubeali.com
www.hubeali.com

زُلفة يوم القيامة عندك
واوفرهم حظاً من رضوانك واكثرهم
صفوف امة في جنانك كما لم
يسجد للاحجار ولم يعتكف للا
شجار ولم يستحل السبآء ولم يشرب
الدمآء اللهم خرجنا اليك حين
فاجأتنا المضايق الوعرة والجا
تنا المحابس العسرة وعضتنا علائق
الشين وتأثلت علينا لواحق المين
واعتكرت علينا حدابير السنين
واخلفتنا مخائل الجود واستظمانا
لصوارخ القود فكنت رجاء المبتئس
والثقة للملتمس ندعوك حين
قنط الانام ومنع الغمام وهلك
السوام يا حي يا قيوم عدد الشجر
والنجوم والملائكة الصفوف والعنان
المكفوف ان لا تردنا خائبين ولا
تؤاخذنا باعمالنا
ولا تحاصنا بذنوبنا وانشر
علينا رحمتك بالسحاب المتاق و
النبات المونق وامنن على عبادك
بتنويع الثمرة واحي بلادك ببلوغ
الزهرة واشهد ملائكتك الكرام
السفرة سقيا منك نافعة مجيبة
هنيئة مريئة مردية تامة عامة

سب سے زیادہ اپنی رحمت عطا فرما اور ان لوگوں میں جن
کے چہرے تیری عطاؤں کے نزول سے چمک رہے ہیں
اور یوم قیامت تمام انبیاؑ سے زیادہ تجھ سے قریب تیری
خوشنودی کا سب سے زیادہ حصہ پانے والا اور تیری
بارگاہ میں سب سے زیادہ امت کی فیض رکھنے والا قرار دے
جیسا کہ انہوں نے نہ ہی پتھروں کو سجدہ کیا اور نہ درختوں کو
پوجا نہ شراب کو حلال قرار دیا اور نہ خون ہی نوش کیا بارالہٰا ہم
تیری بارگاہ میں حاضر ہوئے ہیں جب کہ نیکیوں کی کمی ہم پر
حملہ آور ہو گئی ہے اور تنگی کی بندشوں نے مجبور بنا دیا ہے
اور مصائب و غم کے اسباب رہے ہیں، دروغ گو ہمارے
پاس اکٹھا ہو گئے ہیں قحط سالی کے خشک کنویں ہمارے
سامنے ہیں (تیرے) کرم کی امیدوں نے ہماری مخالفت کی اور
ہم تیری رحمت کے تشنہ ہو گئے ہیں اور تو ہر پریشان
کا سرمایہ (آرزو) ہے و نیز ہر خواہش مند کا (مرکز) اعتماد
ہے ہم تجھ سے جبکہ سب لوگ مایوس ہو چکے ہیں اور رک
گئے ہیں اور چوپائے ہلاک ہو گئے ہیں اے حی و اے قیوم
درختوں ستاروں صف در صف فرشتوں اور رکے
ہوئے بادلوں کے بقدر تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ تو ہمیں
ناکام واپس نہ کر اور ہمارے اعمال کا مواخذہ نہ کر اور
ہمارے گناہوں کی سزا نہ دے اور خوشنما نباتات اور
چمکدار ابر کے ذریعہ ہم پر اپنی رحمت کے دروازے کھول
دے اور اپنے بندوں پر پھلوں (کی پیداوار) کے ذریعہ
احسان فرما اور اپنے شہروں کو کلیوں کے بار آور ہونے
سے شاداب بنا دے اور اپنے بزرگ ملائکہ کو اپنی اس
سیرابی کا گواہ قرار دے نفع بخش اور سبز، خوشگوار دل پسند

طيبةً مباركةً مريعةً دائمةً غزرها
واسعاً درّها زاكياً نبتها نامياً زرعها
ناظراً عودها ثامراً فرعها ممرعةً آثارها
غير خلّب برقها ولا جهام عارضها
ولا قزع ربابها ولا شفّان ذهابها
جاريةً بالخصب والخير على أهلها
تنعش بها الضعيف من عبادك
وتحيي بها الميت من بلادك وتنعم
بها المبسوط من رزقك وتخرج بها
المخزون من رحمتك وتعمّ بها
من نأى من خلقك حتّى يخصب
لامراعها المجدبون ويحيى ببركتها
المسنتون وتترع بالقيعان غدرانها
وتورق ذرى الآكام رجواتها ويدهامّ
بذرى الآكام شجرها وتعشب بها
أنجادنا وتجري بها وهادنا ويخصب
جنابنا وتقبل بها ثمارنا وتعيش
بها مواشينا وتندى بها أقاصينا
وتستعين بها ضواحينا منّةً من
مننك مجلّلةً ونعمةً من نعمك
مفضّلةً على بريّتك المرملة
ووحشك المهملة وبهائمك
المعملة اللّهمّ أنزل علينا سماءً
مخضلةً مدراراً واسقنا الغيث
واكفاً مغزاراً غيثاً مغيثاً ممرعاً مجلجلاً

سیراب شدہ، ہمہ گیر پاک و با برکت بہار کیف ہو جس
کی سبزی دائمی جس کا کرم کشادہ جس کے سیراب شدہ
نباتات نشو و نما کے مالک جس کی فیاضی وسیع جس کی
شاخیں میوہ دار جس کے ٹکڑے تازگی بخش ہوں نہ
اس کی برق بے باراں ہو نہ کوئی (ابر) پانی سے خالی ہو
نہ اس کی کمزور بارش ہوائے سرد سے بغل گیر ہو ایسی
بارش ہو جو سرسبزی کے ساتھ جاری ہو اس کے ذریعہ
تو اپنے کمزور بندوں کو طاقتور بنا دے اور تیرے شہر
جو نشو و نما کی طاقت کھو چکے ہیں ان کو سرسبز کر دے اور
ان کے واسطے سے روزی کشادہ کر دے اور اپنی پوشیدہ
رحمت کو برآمد کر دے اور اسے اپنی مخلوق میں سے
ان کو بھی عطا فرما جو تیرے نافرمان ہیں یہاں تک کہ
قحط زدہ تر و تازہ ہو جائیں اور اس کی برکت سے مبتلائے
خشک سالی زندہ اور خوش حال ہو جائیں اس کی جاری
کردہ نہریں چٹیل میدانوں میں چھلک جائیں اور ٹیلوں
کی بلندیوں کو اس کے کنارے پتوں کے سرسبز لباس
پہنا دیں بلندیوں پر اس کے سینچے ہوئے درخت سبز ہو
جائیں اور اس کے ذریعہ ہماری زمینوں کے بلند مقامات
پر گیاہ ہو جائیں اور اس سے نشیبی حصوں میں نہریں بہنے
لگیں اور اطراف و جوانب خوش حال ہو جائیں اور میوے
زیادہ ہو جائیں اور اس کی وجہ ہمارے مویشی تنومند ہو
جائیں اور ہمارے دور رہنے والوں کو تازہ کر دے اور
ہمارے اطراف رہنے والے اس سے امداد حاصل کریں
تیرے اس کرم سے جو تیرے احسانات کا ایک جز ہے جو
تیرے محتاجین تیرے نظرانداز کئے ہوئے چوپایوں اور

admin@hubeali.com
www.hubeali.com

وَاسِعاً وَابِلاً نَافِعاً سَرِيعاً عَاجِلاً سَحّاً وَبِلاً تُحْيِي بِهِ مَا قَدْ مَاتَ وَتَرُدُّ بِهِ مَا قَدْ فَاتَ وَتُخْرِجُ بِهِ مَا هُوَ آتٍ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا رَحْمَةً مِنْكَ وَاسِعَةً وَبَرَكَةً مِنَ الْهَاطِلِ نَافِعَةً يُدَافِعُ الْوَدْقُ مِنْهَا الْوَدْقَ وَيَتْلُو الْقَطْرُ مِنْهَا الْقَطْرَ مُنْبَجِسَةً بُرُوقُهُ مُتَتَابِعَةً خُفُوقُهُ مُرْتَجِسَةً هُمُوعُهُ سَيْبُهُ مُسْتَدِرٌّ وَصَوْبُهُ مُسْبَطِرٌّ وَلَا تَجْعَلْ ظِلَّهُ عَلَيْنَا سُمُوماً وَبَرْدَهُ عَلَيْنَا حُسُوماً وَضَوْءَهُ عَلَيْنَا رُجُوماً وَمَاءَهُ رَمَاداً رِمْداً اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَهَوَادِيهِ وَالظُّلْمِ وَدَوَاهِيهِ وَالْفَقْرِ وَدَوَاعِيهِ يَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ مِنْ أَمَاكِنِهَا وَمُرْسِلَ الْبَرَكَاتِ مِنْ مَعَادِنِهَا مِنْكَ الْغَيْثُ الْمُغِيثُ وَأَنْتَ الْغِيَاثُ الْمُسْتَغَاثُ وَنَحْنُ الْخَاطِئُونَ وَمِنْ أَهْلِ الذُّنُوبِ وَأَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ الْغَفَّارُ نَسْتَغْفِرُكَ لِلْجَهَالَاتِ مِنْ ذُنُوبِنَا وَنَتُوبُ إِلَيْكَ مِنْ عَوَامِّ خَطَايَانَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ قَدِ انْصَاحَتْ جِبَالُنَا وَاغْبَرَّتْ أَرْضُنَا وَهَامَتْ دَوَابُّنَا وَتَحَيَّرَتْ فِي مَرَابِضِهَا وَعَجَّتْ عَجِيجَ الثَّكَالَى عَلَى أَوْلَادِهَا وَمَلَّتِ الدَّوَرَانَ فِي

وحشی جانوروں پر کرم کرنے والی ہیں۔

بارالٰہا وہ بارش نازل فرما جو تر کرنے والی اور پے در پے برسنے والی ہو اور اس ابر سے سیراب فرما جو ٹھہر ٹھہر کر برسے جس کا پانی بہت زیادہ ہو وہ ابر فریادرس سرسبز کرنے والا گرجنے والا موسلا دھار نفع بخش سریع اور تیز رفتار ہو اسی فراواں بارش سے مردہ زمینوں کو زندہ کر دے اور خوش حالی جو جا چکی ہے لوٹا دے اور جو آنے والی ہے برآمد کر دے۔ خداوندا ہمیں اپنی وسیع رحمت اور ابر باراں کی فائدہ رساں برکت سے سیراب فرما جس کی ایک بڑے قطرے والی بارش دوسری بارش کو آگے ڈھکیلنے والی اور جس کے قطروں کی ایک صف پر دوسری صف موجود ہو جس کے ساتھ بجلیاں ہوں جس کی حرکت پے در پے جس کی بارش کڑک دار جس کا فیض جاری اور جس کی عطا رواں ہو۔

اس کے سایہ کو ہمارے لئے مضرت رساں اس کی خنکی کو نامبارک اس کی روشنی کو بے حقیقت اور اس کے پانی کو مہلک و تباہ کن نہ قرار دے خداوندا ہم تجھ سے شرک اور اس کے ظلم اور اس کی آفتوں فقیری اور اس کے اسباب سے پناہ مانگتے ہیں اے نیکیوں کے ان کی منزلوں سے جہاں وہ ہیں عطا کرنے ولے اور برکتوں کو ان کے معدن سے نکال کر بھیجنے والے ابر کا وجود تیری ہی رحمت سے ہے تو ہی ایسا فریادرس ہے جس سے فریادرسی کی جاتی ہے اور ہم خطاکار اور گناہ گار ہیں اور تو وہ بخشنے والا ہے جس سے ہم گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور اے رحم کرنے والے اپنی لغزشوں سے

مُوَاقِعِهَا وَالْحَنِينَ اِلَى مَوَارِدِهَا حِينَ
حَبَسْتَ عَنْهَا قَطْرَ سَمَاءٍ فَدَقَّ كَذٰلِكَ
عَظْمُهَا وَذَهَبَ شَحْمُهَا وَانْقَطَعَ
دَرُّهَا اَللّٰهُمَّ فَارْحَمْ اَنِينَ الْاٰنَّةِ
وَحَنِينَ الْحَانَّةِ فَاِلَيْكَ ارْتِجَاؤُنَا
وَاِلَيْكَ مَآبُنَا فَلَا تَحْبِسْهُ حَيْثَا
لتبطنك سَرَائِرَنَا وَلَا تُؤَاخِذْنَا بِمَا
فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا فَاِنَّكَ تُنَزِّلُ الْغَيْثَ
مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَكَ
وَاَنْتَ وَلِيُّ الْحَمِيدُ ۞

(صحیفہ علویہ)

تیری بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔ بار الٰہا ہمارے پہاڑ خشک ہو چکے ہیں اور زمین غبار پوش ہو چکی ہے ہمارے چوپائے سرگردان اور اپنے باندھے جانے کی جگہوں میں حیران ہیں جس طرح پسر مردہ عورتیں اپنے بچوں کے لئے روتی ہیں وہ چیخ رہے ہیں اپنی چراگاہوں میں گھومتے گھومتے اپنی سیراب گاہوں کے اشتیاق میں تھک کر خستہ اور ملول ہو گئے ہیں جب کہ ابر سے نزول قطرات روک لئے گئے ہیں اسی لئے ان کی ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور ان کی چربی جاتی رہی ہے اور ان کا دودھ ختم ہو گیا ہے۔ خداوندا کراہنے والوں کی کراہ اور رغبت کرنے والوں کے اشتیاق پر رحم کر کہ ہماری امید تجھ سے وابستہ ہے اور تیری ہی جانب ہماری بازگشت ہے ہمارے راز دل سے باخبر ہونے کی وجہ ہمارے لئے پانی بند نہ کر اور ہم میں کے بیوقوفوں کے افعال کا مواخذہ نہ کر۔ یہ تو ہی ہے جو لوگوں کے مایوس ہو جانے پر پانی برساتا ہے اور اپنی رحمت کو پھیلا دیتا ہے تو ہی سب کا ولی اور مستحق حمد ہے۔

سلونی قبل ان تفقدونی

اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ ایک روز امیر المومنین علیہ السلام اس طرح مسجد روانہ ہوئے کہ رسول خدا کی چادر اوڑھے ہوئے عمامہ زیب سر کئے ہوئے پاؤں میں پاپوش رسول اور کمر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار تھی۔ مسجد پہنچ کر حضرت منبر پر تشریف لے گئے اور فرمانے لگے۔

یا معشر الناس! سلونی قبل ان تفقدونی وهذا سفط العلم هذا لعاب رسول الله هذا ما زقنی رسول الله زقاً زقاً، سلونی فان عندی علم الاولین

اے لوگو! سوال کر لو مجھ سے قبل اس کے کہ مجھے نہ پاؤ۔ یہ علم سے سیری ہے۔ یہ لعاب رسول اللہ کا اثر ہے۔ یہ وہ علم ہے جو رسول اللہ نے میرے سینہ میں بھرا تھا۔ سوال کر لو مجھ سے کہ میرے پاس اولین و

والاخرين۔

اما واللّٰہ لو ثنیت لی الوسادۃ فجلستُ علیھا لافتیت اھل التوراۃ بتوراتھم واھل الانجیل بانجیلھم واھل الزبور بزبورھم واھل القرآن بقرآنھم حتی ینطق کل کتاب من کتب اللّٰہ فیقول صدق علیؑ لقد افتاکم بما انزل اللّٰہ فی انتم تتلون القرآن لیلا ونھاراً فھل فیکم احد یعلم ما نزل اللّٰہ فیہ ولولا آیۃ فی کتاب اللّٰہ لاخبرتکم بما کان وما یکون وما ھو کائن الی یوم القیامۃ وھی ھذہ الآیۃ "یمحوا اللّٰہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب" (رعد ۳۹)

والآخرین کا علم ہے۔

خدا کی قسم اگر میرے لئے مسند بچھا دی جائے اور میں اس پر بیٹھ جاؤں تو اہل تورات کے فیصلے تورات سے اہل انجیل کے انجیل سے اہل زبور کے زبور سے اور اہل قرآن کے قرآن سے کروں تو خدا کی تمام کتابیں کہنے لگیں گی کہ جو کچھ اللہ تعالٰی نے ہم میں نازل فرمایا ہے اس سے آپ نے جو کچھ فتوٰی دیا اس کی ہم تصدیق کرتے ہیں تم لوگ روز و شب تلاوت قرآن کرتے ہو پس کیا تم میں سے ایک متنفس بھی جانتا ہے کہ خدا نے اس میں کیا کیا نازل فرمایا ہے ورنہ قرآن کی اس آیت سے میں تمہیں مطلع کردوں گا کہ جو کچھ تھا جو ہے اور جو کچھ روز قیامت تک واقع ہوگا اور وہ آیت یہ ہے۔

" اللہ جسے چاہتا ہے محو کر دیتا ہے اور جو چاہتا ہے قائم کر دیتا ہے اور ام الکتاب تو اسی کے پاس ہے" (رعد ۳۹)

ثم قال " سلونی قبل ان تفقدونی فوالذی فلق الحبۃ وبری النسمۃ لو سألتمونی عن آیۃ آیۃ فی لیل نزلت ام فی نھار نزلت، مکیھا ومدنیھا سفریھا وحضریھا، وناسخھا ومنسوخھا ومحکمھا ومتشابھا، وتاویلھا وتنزیلھا لانبأتکم "

پھر فرمایا سوال کر لو مجھ سے قبل اس کے کہ مجھے نہ پاؤ اس کی قسم جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور روح کو پیدا کیا اگر تم مجھ سے آیات کے متعلق سوال کرو تو میں بتا دوں گا کہ کون سی آیت رات میں نازل ہوئی کونسی دن میں؟ کونسی مکی ہے اور کون سی مدنی، کون سی سفر میں نازل ہوئی کون سی حضر میں کونسی آیات ناسخ ہیں اور کون سی منسوخ کونسی محکم ہے اور کونسی متشابہ اور کس کی کیا تاویل ہے کیا تنزیل ہے جس کی تمہیں خبر نہیں

۱۔ فقام الیہ رجل من اقصی المجلس۔ فقال : یا امیر المومنین دلنی علی عمل ینجینی اللّٰہ بہ من النار ویدخلنی الجنۃ

۱۔ ایک آدمی جو بہت دور تھا کھڑا ہوا اور سوال کیا کہ یا امیر المومنین علیہ السلام مجھے اس علم کی رہنمائی کیجئے جس کے ذریعہ خدا مجھے جہنم سے نجات دے اور جنت میں داخل کرے۔

قال ؑ: اسمع، ثم افهم، ثم استيقن
قامت الدنيا بثلاث: بعالم ناطق
مستعمل لعلمه، وبغني لا يبخل بماله على
اهل دين الله وبفقير صابر

فاذا كتم العالم علمه، وبخل الغني
بماله، ولم يصبر الفقير على فقره فعندها
الويل والثبور وكادت الارض ان ترجع
الى الكفر بعد الايمان۔

ايها السائل لا تغترن بكثرت
المساجد، وجماعة اقوام اجسادهم مجتمعة
وقلوبهم متفرقة، فانما الناس
ثلاث: زاهد وراغب وصابر۔ اما
الزاهد فلا يفرح بالدنيا اذا اتته
ولا يحزن عليها اذا فاتته واما الصابر
فيتمناها بقلبه فان ادرك منها شيئاً
صرف عنها نفسه لعلمه بسوء العاقبة
واما الراغب فلا يبالي من حل اصابها
ام من حرام۔

۲: قال: يا امير المومنين فما علامة
المومن في ذلك الزمان۔

قال: ينظر على ولي الله فيتولاه والى
عدو الله فيتبرا منه وان كان
حميما قريبا

حضرت علیؑ: سن لے اور سمجھ پھر یقین کر کہ دنیا کا قیام تین
باتوں کی وجہ سے ہے۔ عالم ناطق جو اپنے علم پر عمل
کرے۔ دوسرے مالدار جو اپنے مال کو اہل دین پر صرف
کرتے ہیں بخل نہ کرے تیسرے فقیر جو صابر ہو۔

اگر عالم اپنے علم کو چھپائے، غنی اپنے مال میں بخل
کرے اور فقیر اپنے فقر پر صبر نہ کرے تو ویل وتباہی
ہوگی اور دنیا ہلاک ہوجائے گی اور ایمان کے بعد کفر
کی طرف رجوع ہوجائے گی۔

اے سائل مساجد کی کثرت پر مغرور نہ ہو۔ بعض
گروہ مردم ایسے ہیں کہ ان کے بدن تو مجتمع ہیں مگر ان کے
قلوب متفرق ہیں۔ جان لو کہ خلق خدا کے تین گروہ ہیں زاہد،
راغب وصابر، زاہد وہ ہے جو دنیا کی کسی چیز کے اس کی
طرف آنے پر خوش نہ ہو اور دنیا کی کسی چیز کے جانے پر غمگین
نہ ہو، صابر وہ ہے جو اپنے دل سے دنیا کی آرزو نہیں کرتا اور
جب ہاتھ آجاتی ہے تو اس سے معترض بھی نہیں ہوتا اس لئے
کہ وہ اس کے انجام کو جانتا ہے اور راغب وہ ہے جو
حاصل شدہ دنیا کے حلال وحرام کی پرواہ
نہ کرے۔

۲۔ سائل، یا امیر المومنینؑ، اس زمانہ میں مومن کی کیا
علامت ہوگی۔

امیر المومنینؑ: مومن کی یہ علامت ہے کہ اگر وہ ولی
خدا کے قریب رہنا چاہتا ہے اور اس کی طرف نظر کرے
تو اس کو دوست بنائے اور اور اگر دشمن خدا کی طرف
نظر کرے تو اس سے برائت حاصل کرے خواہ وہ قریبی
رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

admin@hubeali.com
www.hubeali.com

قال: صدقت واللہ یا امیر المومنینؑ ثم غاب فلم یر۔ فقالؑ: ھذا اخی الخضرؑ۔

یا امیر المومنین خدا کی قسم آپ نے سچ فرمایا۔ پھر وہ غائب ہو گیا اور کسی نے اس کو نہ دیکھا حضرتؑ نے فرمایا کہ یہ بھائی خضرؑ تھے۔

۳۔ اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ نے منبر کوفہ پر خطبہ ارشاد فرما کر کہا:۔

ایھا الناس سلونی فان بین جوانحی علماً جماً۔

اے لوگو! سوال کرو مجھ سے کہ میرے سینہ میں علم بھرا ہوا ہے۔

ابن الکوا اٹھ کھڑا ہوا اور سوال کیا کہ:۔

یا امیر المومنین ما الذاریات ذرواً؟ — پراگندہ کرنے والی ہوا کیا ہے۔

قالؑ:۔ الریاح — امیر المومنینؑ: وہ ایک ہوا ہے۔

قالؑ۔ فما الحاملات وقراً؟ — ابن الکوا: بوجھ اٹھانے والے کون ہیں؟

قالؑ۔ السحاب — امیر المومنینؑ: ابر

قالؑ۔ فما الجاریات یسراً؟ — ابن الکوا۔ آسانی سے چلنے والی کون ہیں۔

قالؑ۔ السفن — امیر المومنینؑ: کشتیاں

قالؑ: فما المقسمات امراً؟ — ابن الکوا۔ احکام کے پہونچانے والے کون ہیں؟

قالؑ: الملائکۃ — امیر المومنینؑ: فرشتے۔

قال: یا امیر المومنین وجدت کتاب اللہ ینقض بعضہ بعضاً۔

ابن الکوا۔ یا امیر المومنین میں نے کتاب خدا کے بعض حصوں کو بعض کا منافی پایا۔

قال: ثکلتک امک یا ابن الکوا کتاب اللہ یصدق بعضہ بعضاً ولا ینقض بعضہ بعضاً فسئل عما بدالک۔

امیر المومنینؑ۔ اے ابن الکوا تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے کتاب خدا کے بعض حصے بعض کی تصدیق کرتے ہیں نہ کہ تنقیض۔ سوال کرے کہ وہ کون سے مقامات ہیں۔

قال: یا امیر المومنینؑ سمعتہ یقول "رب المشارق والمغارب" وقال فی آیۃ اخری "رب المشرقین ورب المغربین" وقال فی آیۃ اخری۔ "رب المشرق والمغرب"۔

ابن الکوا: یا امیر المومنینؑ میں نے قرآن میں ایک جگہ "مشارق و مغارب کا رب" اور ایک بعد کی آیت میں "رب المشرقین ورب المغربین" اور آخری آیت میں "مشرق و مغرب" کا رب پڑھا ہے۔

قالؑ: ثكلتك امك ابن الكواء هذا المشرق وهذا المغرب، واما قوله: "رب المشرقين ورب المغربين" فان مشرق الشتاء على حدة ومشرق الصيف على حدة اما تعرف ذلك من قرب الشمس وبعدها؟ واما قوله "رب المشارق والمغارب" فان لها ثلثمائة وستين برجا" تطلع كل يوم من برج، تغيب في آخر فلا تعود اليه الا من قابل في ذلك اليوم۔

امیرالمومنین اے ابن الکوا تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے یہ مشرق ہے اور یہ مغرب اور قول خدا کہ "دو مشرقوں اور دو مغربوں کا رب ہے" اس میں ایک مشرق گرما ہے اور دوسری مشرق سرما۔ آفتاب کی حدت کو تو اس کی نزدیکی اور دوری سے جان لے گا۔ اور قول خدا مشرقوں اور مغربوں کے رب کا مقصد یہ ہے کہ اس کے تین سو ساٹھ مقام ہیں اور وہ ہر روز ایک مقام سے طلوع ہوتا ہے اور دوسرے مقام پر غروب ہوتا ہے۔ پھر یہ اسی مقام پر اس وقت تک واپس نہیں آتا۔ جب تک کہ وہی دن پلٹ کر نہ آئے۔

قال: یا امیرالمنین کم بین موضع قدمك الی عرش ربك؟

ابن الکوا: یا امیرالمومنین آپ کے قدم کے مقام سے آپ کے رب کے عرش کا فاصلہ کتنا ہے

قالؑ ثكلتك امك يابن الكوا سل متعلما ولا تسال متعنتا من موضع قدمي الى عرش ربي ان يقول قائل مخلصا "لا اله الا الله"۔

امیرالمومنینؑ: تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے اے ابن الکوا علم حاصل کرنے والے سوال کر تنگ کرنے والے سوال نہ کر۔ میرے مقام قدم سے میرے رب کے عرش کا فاصلہ اتنا ہے کہ ایک مخلص لا الہ الا اللہ کہے۔

قال: یا امیرالمومنین فما ثواب من قال لا اله الا الله؟

ابن الکوا: لا الہ الا اللہ کہنے کا ثواب کیا ہے۔

قالؑ: من قال لا اله الا الله مخلصا طمست ذنوبه كما يطمس الحرف الاسود من الرق الابيض فان قال ثانية- لا اله الا الله مخلصا خرقت ابواب السموات وصفوف الملائكة حتى يقول الملائكة بعضها

امیرالمومنین جس نے خلوص سے لا الہ الا اللہ کہا اس کے گناہ اسی طرح مٹ جاتے ہیں۔ جیسا کہ سفید کاغذ پر سے سیاہ حروف۔ اگر اس نے دوسری مرتبہ خلوص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ملائکہ ایک دوسرے سے کہنے لگتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ کی عظمت کے سامنے جھک

بعض: اختشعوا لعظمة اللّٰہ فاذا
قال ثالثة لا الہ الا اللّٰہ مخلصاً تنتہ
دون العرش فيقول الجليل اسكنى
فوعزتي وجلالي لاغفرن لقائلك
بما كان فيہ ثم تلا هذه الآية
"اليہ يصعد الكلمہ الطيب والعمل
الصالح يرفعہ" يعني اذا كان عملہ
صالحاً ارتفع قولہ وكلامہ۔

قال: يا امير المومنين اخبرني عن
قوس قزح۔

قالؑ: ثكلتك امّك لا تقل قوس و
قزح فان قزحا اسم شيطان، ولكن۔

قال: قوس اللّٰہ، اذا بدت يبدو
الخصب والريف۔

قال: اخبرني يا امير المومنين عن
المجرة التي تكون في السماء

قالؑ۔ هي شرج في السماء، وامان
لاهل الارض من الغرق، ومنہ غرق
اللّٰہ قوم نوح بماء منهمر

قال:۔ يا امير المومنين اخبرني عن
المحو الذي يكون في القمر

قالؑ: اللّٰہ اكبر اللّٰہ اكبر اللّٰہ اكبر
رجل عمي يسأل عن مسألة عمياء، اما سمعت
اللّٰہ تعالیٰ يقول: وجعلنا الليل والنهار
آيتين فمحونا آية الليل وجعلنا آية

جائیں اور اگر کسی نے تین مرتبہ لا الہ الا اللہ اخلاص کے
ساتھ کہا تو وہ عرش کے بھی آگے پہونچ جائے گا تو خدا
فرمائے گا کہ ٹھہر جا میری عزت و جلال کی قسم جو کچھ اس کے
ساتھ ہے اس کے (گناہوں کے) باوجود میں ضرور اس کو
بخش دوں گا اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی
اس کی طرف پاکیزہ کلمات صعود کرتے ہیں اور اس کو
عمل صالح بلند کرتا ہے۔ یعنی جب اس کا عمل نیک ہوتا
ہے۔ اس کا قول اور اس کا کلام بلند کیا جاتا ہے۔

ابن الکوا۔ یا امیر المومنین قوس قزح کے متعلق ارشاد
فرمایئے۔

امیر المومنینؑ: تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے قوس قزح
مت کہہ کیونکہ قزح شیطان کا نام ہے اور کہہ قوس خدا
جب یہ نکلتی ہے سبزی اور چارہ کی ابتدا ہوتی ہے۔

ابن الکوا۔ یا امیر المومنین کہکشاں سے متعلق کچھ فرمایئے
جو آسمان میں ہے۔

امیر المومنینؑ: یہ آسمان میں ایک راستہ ہے اور اہل
زمین کے لئے غرق ہونے سے باعث امن ہے۔ اسی سے
موسلا دھار بارش برسا کر خدا نے قوم نوح کو غرق کیا تھا۔

ابن الکوا: یا امیر المومنین مجھے اس نشان سے خبر دیجئے
جو چاند میں ہے۔

امیر المومنین مجھے اس نشان سے خبر دیجئے جو
چاند میں ہے

امیر المومنینؑ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر ایک اندھا
ایسے مسئلہ سے متعلق سوال کر رہا ہے جس پر پردہ پڑا ہوا ہے

النهار مبصرة۔

قال: یا امیر المومنین اخبرنی عن اصحاب رسول ؐ

قال ؑ: عن ای اصحاب رسول اللہ تسالنی؟

قال ؑ: یا امیر المومنین اخبرنی عن ابی ذر الغفاری۔

قال ؑ: سمعت رسول اللہ یقول "ما اظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء علی ذی لهجة اصدق من ابی ذر"

قال: یا امیر المومنین ؑ: فاخبرنی عن سلمان الفارسی ؓ

قال ؑ: بخ بخ سلمان منا اهل البیت ومن لکم بمثل لقمان الحکیم علم علم الاول والاخر ؓ

قال: یا امیر المومنین اخبرنی عن حذیفة بن الیمانی ؓ

قال ؑ: ذالك امرء علم اسماء المنافقین ان تسألوه عن حدود اللہ تجدوه بها عالما۔

قال: یا امیر المومنین فاخبرنی عن عمار بن یاسر۔

قال ؑ: ذالك امرء حرم اللہ لحمه ودمه علی النار ان تمس شیئا منهما ؓ

قال: یا امیر المومنین فاخبرنی عن نفسك۔

کیا تو نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ہم نے رات اور دن دونوں کو آیات قرار دی ہیں پس ہم آیت شب کو محو کر دیتے ہیں اور آیت دن کو مبصر قرار دیتے ہیں۔

ابن الکوا: امیر المومنین اصحاب رسول سے متعلق ارشاد فرمایئے۔

امیر المومنین ؑ رسول اللہ کے کن اصحاب سے متعلق سوال کرتا ہے۔

سائل یا امیر المومنین علیہ السلام ابو ذر غفاری سے متعلق فرمایئے۔

امیر المومنین ؑ۔ میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ کسی شخص پر نہ کسی درخت نے سایہ ڈالا اور نہ زمین تنگ ہوئی جو ابوذر ؓ سے زیادہ سچا ہو۔

سائل: یا امیر المومنین سلمان فارسی کے متعلق بتایئے۔

امیر المومنین۔ مبارک ہو مبارک ہو کہ سلمان ہم اہلبیت سے ہے اور تم میں حکیم لقمان کے مثل ہے وہ اولین و آخرین کے علم کا حامل ہے۔

سائل: یا امیر المومنین حذیفہ یمانی کے متعلق کچھ ارشاد فرمایئے۔

امیر المومنین: وہ ایک مرد تھا جو منافقین کے نام جانتا تھا۔ اگر تم اس سے حدود خدا کے متعلق سوال کرتے تو اس کو اس کا عالم پاتے۔

ابن الکوا: یا امیر المومنین عمار بن یاسر کے متعلق کچھ فرمایئے۔

امیر المومنین وہ ایک مرد تھا جس کے گوشت اور خون پر خدا نے جہنم کو حرام کر دیا ہے کہ ان میں سے کسی چیز کو مس کرے۔

ابن الکوا۔ یا امیر المومنین ؑ اپنے نفس کے متعلق کچھ فرمایئے۔

admin@hubeali.com
www.hubeali.com

قال؏: كنت اذا سالت اعطيتُ واذا سكت ابتدئت۔

امیرالمومنین؏: جو کچھ تو نے پوچھا میں نے اس کا جواب دیدیا اور جب میں خاموش ہو گیا تو نے ابتداء کی یعنی اس کے متعلق کچھ نہ پوچھ۔

قال: "يا اميرالمومنين اخبرني عن قول الله عزوجل، قل هل ننبئكم بالاخسرين اعمالا ....."

ابن الکوا یا امیرالمومنین اس قول خدا کے متعلق کچھ فرمائیے ان سے کہدو کہ آیا ہم ان کے متعلق خبر دیں جو اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ گھاٹے میں ہیں۔

قال: كفرة اهل الكتاب اليهود والنصارى وقد كانوا على الحق فابتدعوا في اديانهم وهم يحسبون انهم يحسنون صنعاه

امیرالمومنین: یہود و نصاریٰ نے جو اہل کتاب تھے کفر کیا تھا۔ حالانکہ وہ حق پر تھے پھر بھی انہوں نے دین میں بدعت پیدا کر دی۔ اور گمان کرنے لگے کہ وہ بہت اچھا کام کر رہے تھے۔

ثم نزل عن المنبر وضرب بيده على منكب ابن الكوا۔

پھر امیرالمومنین منبر سے نیچے تشریف لائے اور ابن کوا کے کاندھے پر ہاتھ سے ضرب لگائی اور فرمایا۔

ثم قال؏: يا ابن الكوا وما اهل النهروان منهم ببعيده

امیرالمومنین: اے ابن کوا اہل نہروان سے کیا بعید کیا گیا تھا۔

فقال: يا اميرالمومنين ما اريد غيرك ولا اسأل سواك

ابن الکوا: یا امیرالمومنین میں آپ کے سوا کسی کو نہیں سمجھتا اور کسی سے سوال نہیں کرتا۔

قال؏: فرأينا ابن الكوا يوم النهروان فقيل له: ثكلتك امك بالامس تسائل اميرالمومنين عما سالته وانت اليوم تقاتله فرأينا رجلا حمل عليه فطعنه فقتله

امیرالمومنین: اے ابن الکوا یوم نہروان میں نے کچھ دیکھا تھا اس کے متعلق کہا گیا تھا کہ تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے تو نے کل جو امیرالمومنین سے سوال کیا تھا۔ وہ کس کے متعلق تھا تو اس روز اس سے مقاتلہ کر رہا تھا پس میں نے دیکھا کہ ایک شخص نے اس پر حملہ کیا اور نیزہ سے قتل کر دیا۔

۵ - امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت امیرالمومنین نے فرمایا:۔

سلوني عن كتاب الله عزوجل فوالله ما نزلت آية من كتاب الله في ليل ونهار ولا مسير ولا مقام الا وقد اقرانيها رسول الله وعلمني تاويلها۔

کتاب خدائے عزوجل سے متعلق مجھ سے سوال کرو خدا کی قسم رسول اللہ نے جو کچھ قرآن میں نازل ہوا ہے خواہ وہ دن میں ہو یا رات میں سفر میں، ہو یا حضر میں مجھے پڑھ کر سنایا اور اس کی تاویل کی تعلیم دی۔

فقام الیہ ابن الکوا فقال : یا امیر المومنین فما کان ینزل علیہ وانت غائب عنہ :

قال ؑ۔ کان رسول اللہ ما کان ینزل علیہ من القرآن وانا غائب عنہ حتی اقدم علیہ فیقرانیہ ویقول لی یا علی انزل اللہ علی بعدک کذا وکذا وتاویلہ کذا وکذا فیعلمنی تنزیلہ وتاویلہ۔

ابن کوا کھڑا ہوا اور عرض کیا یا امیر المومنین آپ کے غائبانے میں ان پر کیا نازل کیا گیا تھا۔

حضرت : میرے غیاب میں قرآن سے جو کچھ رسول اللہ پر نازل ہوتا تھا رسول اللہ میرا انتظار کرتے تھے اور میرے آنے پر پڑھ کر سناتے تھے اور مجھ سے فرماتے تھے کہ یا علیؑ تمہارے جانے کے بعد خدا نے یہ اور یہ نازل فرمایا اور اس کی تاویل اس طرح ہے اور مجھے اس کی تاویل و تنزیل کی تعلیم دیتے تھے۔

وجاء فی الاثار :۔ ان امیر المومنین کان یخطب فقال فی خطبتہ سلونی قبل ان تفقدونی، فواللہ لا تسالونی عن فتنۃ تضل مائۃ وتہدی مائۃ الا نباتکم بناعقہا وسائقہا الی یوم القیامۃ۔

ایک مرتبہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے خطبہ کے دوران میں فرمایا کہ " سلونی قبل ان تفقدونی" خدا کی قسم تم لوگوں نے اس فتنہ کے متعلق مجھ سے سوال نہ کیا جس سے سو آدمی گمراہ ہوں گے اور سو ہدایت پائیں گے آگاہ ہو جاؤ کہ قیامت تک کے لئے اس کے للکارنے والے اور ہانکنے والے سے متعلق میں تمہیں خبر دیتا ہوں۔

فقام الیہ رجل (اشعث ابن قیس)

فقال : یا امیر المومنین : اخبرنی کم فی راسی ولحیتی من طاقۃ شعر۔

فقال امیر المومنین : واللہ لقد حدثنی خلیلی رسول اللہ بما سالت عنہ وان علی کل طاقۃ شعر فی راسک ملکا یلعنک وعلی کل طاقۃ شعر فی لحیتک شیطانا یستفزک، وان فی بیتک سخلا یقتل ابن رسول اللہ ذلک مصداق ما خبرتک بہ ولولا ان الذی سالت یعسر برھانہ لاخبرتک بہ ولکن آیۃ

اشعث ابن قیس کھڑا ہوا اور پوچھا :

اشعث ۔ یا امیر المومنین یہ بتایئے کہ میرے سر میں اور داڑھی میں کتنے بال ہیں۔

امیر المومنینؑ۔ خدا کی قسم میرے خلیل رسول اللہ تیرے اس سوال سے متعلق ارشاد فرما چکے ہیں کہ تیرے سر کے ہر بال پر ایک فرشتہ تجھ پر لعنت بھیج رہا ہے اور تیری داڑھی کے ہر بال پر ایک شیطان تجھ کو اغوا کر رہا ہے بتحقیق کہ تیرے گھر میں ایک ذلیل لڑکا ہے جو فرزند رسولؐ کا قاتل ہے۔ یہ اس بات کا مصداق ہوگا جس کی میں تجھ کو خبر دیتا ہوں۔ اگر تو مجھ سے اس کے بارے میں سوال نہ کرتا تو اس کی دلیل ٹوٹ جاتی جس کی میں نے تجھے خبر دی۔

ذلك ما نبا تلك به من لعنك وبخلاك الملعون وكان ابنه في ذلك الوقت صبيًا صغيرًا يحبو فلما كان من امر الحسينؑ ما كان تولى قتله وكان الامر كما قال امير المومنين علیه السلام۔

لیکن میں نے جو تجھے تجھ پر لعنت سے متعلق خبر دی اور وہ تیرا ملعون لڑکا جو اس وقت ایک بچہ ہے جو امر حسینؑ کے وقت (جنگ کربلا کے روز) اس امر کو اختیار کرے گا جیسے اس کے قتل کے لئے کوئی اختیار نہ کرے گا۔ (ایسا ہی ہوا جیسا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا تھا)

(کتاب الاحتجاج ج ۱۔ صفحہ ۳۸۴)

۳: اسی طرح دوسرے روز تمیم نے بھی یہی سوال کیا تھا اور حضرت نے اس کو بھی ایسا ہی جواب دیا اس کا بیٹا حصین ابن تمیم کربلا میں ابن زیاد کے لشکر میں تھا۔

۴: ایک اور شخص حبیب جماز نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین میں نے وادی القریٰ میں خالد بن عرفطہ کو مردہ پایا اس کے لئے استغفار کیجئے۔ حضرت نے فرمایا کہ:

واللہ ما مات ولا یموت حتی یقود جیش ضلالۃ صاحب لوائہ حبیب ابن جماز ۃ

خدا کی قسم نہ وہ مرا ہے اور نہ مرے گا جب تک کہ گمراہ فوج قید نہ ہو جائے جس کا صاحب علم حبیب ابن جماز ہوگا۔

حبیب جماز: یا امیر المومنین حبیب جماز میں ہی ہوں اور آپ کو دوست رکھتا ہوں۔

امیر المومنینؑ: تو ہی حبیب جماز ہے۔

حبیب: جی ہاں۔

امیر المومنینؑ: کیا تو ہی حبیب جماز ہے۔

حبیب: خدا کی قسم میں ہی حبیب جماز ہوں۔

امیر المومنینؑ: اما واللہ انك لحاملها و لا دخلن بها من هذا الباب

ترجمہ: کوفہ کے باب الفیل کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ آگاہ ہو جا خدا کی قسم تو ہی اس کا حامل علم ہوگا اور تو ہی حملہ کرے گا اور ان کے ساتھ اس دروازہ سے داخل ہوگا۔

(۵) حضرت علی علیہ السلام نے حمد و ثنائے الٰہی کے بعد تین مرتبہ فرمایا کہ سلونی قبل ان تفقدونی۔ اس اعلان پر صعصعہ ابن صوحان اپنی جگہ سے اٹھے اور عرض کیا کہ یا امیر المومنینؑ دجال کب خروج کرے گا۔ حضرت نے فرمایا کہ اس امر کے لئے چند علامات ہیں۔ جیسا کہ ایک قدم کے بعد دوسرا قدم پڑتا ہے اگر تو چاہتا ہے تو بیان کروں۔ صعصعہ نے عرض کیا یا امیر المومنینؑ فرمائیے۔

حضرت علی علیہ السّلام نے فرمایا :-

إِذَا أَمَاتَ النَّاسُ الصَّلوٰةَ وَأَضَاعُوا الْأَمَانَةَ وَاسْتَحَلُّوا الْكَذِبَ وَأَكَلُوا الرِّبَا وَأَخَذُوا الرِّشَاءَ وَشَيَّدُوا الْبُنْيَانَ وَبَاعُوا الدِّينَ بِالدُّنْيَا وَاسْتَعْمَلُوا السُّفَهَاءَ وَشَاوَرُوا النِّسَاءَ وَقَطَعُوا الْأَرْحَامَ وَاتَّبَعُوا الْأَهْوَاءَ وَاسْتَخَفُّوا بِالدِّمَاءِ وَكَانَ الْحِلْمُ ضَعْفًا وَالظُّلْمُ فَخْرًا وَكَانَتِ الْأُمَرَاءُ فَجَرَةً وَالْوُزَرَاءُ ظَلَمَةً وَالْعُرَفَاءُ خَوَنَةً وَالْقُرَّاءُ فَسَقَةً وَظَهَرَتْ شَهَادَاتُ الزُّورِ وَاسْتُعْلِنَ الْفُجُورُ وَقَوْلُ الْبُهْتَانِ وَالْإِثْمِ وَالطُّغْيَانِ وَحُلِّيَتِ الْمَصَاحِفُ وَزُخْرِفَتِ الْمَسَاجِدُ وَطُوِّلَتِ الْمَنَارُ وَأُكْرِمَ الْأَشْرَارُ وَازْدَحَمَتِ الصُّفُوفُ وَاخْتَلَفَ الْأَهْوَاءُ وَنُقِضَتِ الْعُقُودُ وَاقْتَرَبَ الْمَوْعُودُ وَشَارَكَتِ النِّسَاءُ أَزْوَاجَهُنَّ فِي التِّجَارَةِ حِرْصًا عَلَى الدُّنْيَا وَعَلَتْ أَصْوَاتُ الْفُسَّاقِ وَاسْتُمِعَ مِنْهُمْ وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَاتُّقِيَ الْفَاجِرُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَصُدِّقَ الْكَاذِبُ وَاؤْتُمِنَ الْخَائِنُ وَاتُّخِذَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا وَرَكِبَ ذَوَاتُ الْفُرُوجِ السُّرُوجَ وَتَشَبَّهَ النِّسَاءُ بِالرِّجَالِ وَشَهِدَ الشَّاهِدُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُسْتَشْهَدَ وَشَهِدَ الْآخَرُ قَضَاءً لِذِمَامٍ بِغَيْرِ حَقٍّ عَرَفَهُ وَتُفُقِّهَ لِغَيْرِ الدِّينِ وَآثَرُوا عَمَلَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَلَبِسُوا جُلُودَ الضَّأْنِ عَلَى قُلُوبِ الذِّئَابِ وَقُلُوبُهُمْ أَنْتَنُ مِنَ الْجِيَفِ وَأَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ فَعِنْدَ ذٰلِكَ الْوَحَا الْوَحَا الْعَجَلَ الْعَجَلَ خَيْرُ الْمَسَاكِنِ يَوْمَئِذٍ بَيْتُ الْمَقْدِسِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَمَنَّى أَحَدُهُمْ أَنَّهُ مِنْ سُكَّانِهِ ہ

ترجمہ :- اس وقت جب کہ لوگ نماز قضا کرنے لگیں، امانت کو ضائع کرنے لگیں۔ جھوٹ کو حلال سمجھیں، سود کھانے لگیں رشوت لینے لگیں عمارت ہائے محکم تعمیر کرنے لگیں، دین کو دنیا کے لئے بیچنے لگیں، کمینہ لوگوں کو داخل امر کرنے لگیں عورتوں سے مشورہ کرنے لگیں، قطع رحم کریں خواہش نفس کے تابع ہوجائیں خون ریزی کو آسان سمجھنے لگیں، ان کا حلم ضعیف ہوجائے ظلم وستم کو فخر سمجھنے لگیں۔ امراء فاجر ہوجائیں اور وزراء ظالم ہوجائیں عرفا خیانت کرنے لگیں۔ قاری قرآن فاسق ہوجائیں، شہادت دروغ ظاہر ہوجائے۔ فجور و بہتان اور گناہ طغیان آشکار ہوجائے، قرآن کو صرف زینت دی جائے۔ مساجد منقش کی جائیں اور اس کے مینار بلند تعمیر ہوں اشرار مکرم ہوں، صف ہائے نماز ازدحام بن جائیں مخلوق کی خواہشات ایک دوسرے سے مختلف ہوں۔ عہد شکنی ہونے لگے۔

admin@hubeali.com
www.hubeali.com

وعدہ جو کیا گیا ہے، قریب ہو جاتے۔ عورتیں دنیا کی حرص و طمع میں اپنے شوہروں کے ساتھ تجارت میں شریک ہوں فاسقوں کی آواز بلند ہو یعنی فاسق مقبول القول ہوں اور ان کی باتیں سنی جائیں اور ان کی اطاعت کی جائے۔ اراذل قوم رئیس ہو جائیں اور فاجرین سے ان کے شر کی وجہ لوگ ڈرنے لگیں۔ جھوٹوں کی تصدیق ہونے لگے اور خائن امین شمار ہونے لگیں۔ چنگ و آلات لہو و لعب کی اور بدکاریوں کی عظمت ہو۔ اس امت کے آخرین ان کے اولین پر لعنت کرنے لگیں۔ عورتیں زین پر بیٹھنے لگیں عورتیں اور مرد ایک دوسرے کی شباہت اختیار کرنے لگیں، ایک شاہد کہ جس سے شہادت طلب کی جائے شہادت دے اور شاہد دیگر اپنے دوست کے ملاحظہ و مراعات کی وجہ شہادت باطل دے۔ مسائل دینیہ فاسد اغراض کے لئے یاد کئے جائیں۔ کارہائے دنیا کو آخرت پر مقدم قرار دینے لگیں۔ اور پوست گوسفند بھیڑیوں کے قلوب پر پہناتے لگیں یعنی ان کا ظاہر بکرے اور ان کا باطن بھیڑیئے کے مانند ہو جائے، حالانکہ ان کے قلوب مردار سے زیادہ گندہ اور صبر سے زیادہ تلخ ہوں گے پس اس وقت چاہیئے کہ عجلت کریں عجلت اس زمانہ میں بہترین مسکن بیت المقدس ہوگا اس زمانہ کے لوگ ہر آئینہ آرزو کریں گے کہ اس مقام کے ساکن بنیں۔

(۶) جب کلام معجز بیان اس حد تک پہنچا اصبغ بن نباتہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا امیر المومنین علیہ السلام دجال کون ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ دجال صاید بن عبید ہے جو اس کی تصدیق کرے گا وہ شقی ہے اور جو اس کی تکذیب کرے وہ سعید ہوگا۔ وہ شہر اصفہان کے موضع یہودیہ سے خروج کرے گا اس کی سیدھی آنکھ خلقت ہی سے نہ ہوگی یعنی اس کو حدقہ چشم ہی نہ ہوگا اور دوسری آنکھ صبح کے ستارہ کی مانند چمکتی ہوگی اس کی آنکھوں میں کوئی چیز گوشت کے ٹکڑے کی مانند ہوگی جو خون سے ممزوج ہوگی۔ دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر اس طرح لکھا ہوگا کہ ہر شخص اس کو پڑھ سکے گا خواہ وہ نوشت و خواند جانتا ہو یا نہ جانتا ہو وہ دریاؤں میں داخل ہوگا اس کے سامنے دھوئیں کا ایک پہاڑ ہوگا اور پیچھے ایک پہاڑ ہوگا جس کو مخلوق سمجھے گی کہ اس میں کھانے کی چیزیں ہیں۔ وہ سخت قحط کے زمانہ میں خروج کرے وہ سبز یا خاکی رنگ کے گدھے پر سوار ہوگا جس کا ایک ایک قدم ایک ایک میل کا ہوگا۔ زمین اس کے پاؤں میں پیچیدہ ہوگی۔ وہ جس پانی پر سے گذرے گا وہ قیامت تک کے لئے خشک ہو جائے گا۔ وہ بلند آواز سے ندا دے گا جس کو مشرق و مغرب کے درمیان تمام جن و انس و شیاطین وغیرہ سن سکیں گے۔ وہ کہے گا کہ اے میرے دوستو میری طرف آؤ کہ میں نے ہی تمام مخلوقات کو خلق کیا اور ان کی صورت و ہیئت کا تعین کیا اور ان کی معیشت کا انتظام کیا اور روزی دی اور انہیں دین اور اپنی توحید و معرفت کی ہدایت کی۔ میں تمہارا پروردگار ہوں اور ہر چیز پر قادر ہوں یہ دشمن خدا جھوٹ کہے گا کیونکہ وہ ایک شخص ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازار میں پھرتا ہے۔ تمہارا پروردگار نہ اندھا ہے اور نہ کھانا کھاتا ہے نہ راستہ چلتا ہے اور نہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں منتقل ہوتا ہے آگاہ ہو جاؤ کہ اس کے تابعین سے اکثر اولاد زنا اور صاحبان طیلسان سبز ہوں گے۔ (یہ ایک

پارچہ ہوگا جو ردا کی طرح کاندھے پر ڈالا جاتا ہے) خداوند عالم اس کو شہر شام میں بمقام تل عفیفت درہ عقبہ پر روز جمعہ تین ساعت گذر نے پر اس شخص کے ہاتھ سے قتل کرائیگا جس کے پیچھے مسیح ابن مریم نماز پڑھیں گے۔

آگاہ ہو جاؤ کہ اس کے بعد طامۂ کبریٰ واقع ہوگا۔

اصحاب نے عرض کیا کہ یا امیرالمومنین ؑ طامۂ کبریٰ کیا ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ صنعاء کے نزدیک دابۃ الارض کا خروج ہے اس کے پاس سلیمان کی انگشتری اور موسیٰ کا عصا ہوگا۔ وہ انگشتری کو ہر مومن کے چہرے پر سے گذارے گا تو یہ سچا مومن ہے۔ یعنی ھٰذا مُومِنٌ حق لکھ دیا جائے گا اور جب انگشتری کافر کے چہرے پر سے گذرے گی تو ھذا کافر" حق" یعنی یہ دراصل کافر ہے لکھ دیا جائے گا اس وقت مومنین آواز دیں گے کہ اے کافر تجھ پر وائے ہو اور کفار آواز دیں گے کہ اے مومن تجھ کو مبارک ہو کیا اچھا ہوتا کہ آج ہم بھی تیری مانند ہوتے اور فیض عظیم پاتے۔ اس کے بعد دابۃ الارض مغرب سے طلوع آفتاب کے بعد اپنے سر کو اٹھائے گا تمام مخلوق جو مشرق و مغرب کے درمیان ہے اس کو دیکھیں گی۔ اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اور اسی روز سے نہ ہی توبہ قبول ہوگی اور نہ عمل اور نہ ایمان کا لانا کوئی فائدہ پہونچائے گا۔ اب مجھ سے نہ پوچھو کہ خروج دابۃ الارض کے بعد کیا ہوگا کیونکہ میرے حبیب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ خدا کی ان آیات کو سوائے اپنی عترت اور اولاد کے کسی سے نہ کہوں۔

(بحار الانوار ج ۱۳ - علائم ظہور)

(۷) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا:-

اوتینا فصل الخطاب نحن فصل الخطاب الا معرفۃ اللغات انا دابۃ الارض انا حی لا اموت واذا مت یرث اللہ الارض ومن علیہا سلونی فانی لا اسال عما دون العرش الا اجبت وقولہ "عما دون العرش" رمزلہ وجوہ' الاول منہا ان العرش ھو العلم والعرش عند علماء الحروف ھو محمد والعرش العرش وقولہ عمادون العرش لا یستلزم انہ لا یعلم ما وراء ذلک بل ان عقول البشر لا تعی العقول

مجھے فصل الخطاب عطا کیا گیا ہے فصل الخطاب کیا ہے یہ لغات کی معرفت کے سوا کچھ نہیں، میں دابۃ الارض ہوں میں وہ زندہ ہوں جس کو موت نہیں جب میں مرجاؤں گا تو خدا (کسی اور کو) زمین کا وارث قرار دے گا جو اس پر ہوگا سوال کر لو مجھ سے عرش کے آگے سے بھی تر میں اس کا جواب دوں گا۔ ارشاد خداوندی" عمادون العرش" ایک رمز ہے جس کے چند وجوہ ہیں اول یہ کہ عرش ایک علم ہے اور عرش علمائے حروف کے پاس محمد ہیں اور وہ عرش کے بھی عرش ہیں اور اس کا قول عمادون العرش لازم نہیں گردانتا اور یہ تحقیق کہ کوئی نہیں جانتا کہ اس کے آگے کیا ہے لیکن انسانوں کی عقلیں قول میں

admin@hubeali.com
www.hubeali.com

عما وراء العرش ولا تحمله بل تعمى دونه البصائر والا بصار ٢٨ لو احد حملته ۔

فقام اليه رجل فی عنقه كتاب رافعاً صوته ايها المدعى مالا تعلمه المقلد مالا يفهم انى سائلك فاجب فوثب اليه اصحاب علی ليقتلوه فقال لهم اميرالمومنين ع۔ دعوه فان حجج الله لايقوم بالبطش، ولا بالباطل تظهر براهين الله ۔

ثم التفت الى الرجل وقال ع سل بكل لسانك فانی مجيب انشاءالله تعالى ۔

(۱) فقال الرجل ، كم بين المشرق و المغرب ۔

قال ع : مسافة الهواء

رجل : وما مسافة الهواء

قال : دوران الفلك

رجل : وما دوران الفلك

قال ع : ميسرة يوم الشمس

رجل : صدقت

۲۔ رجل : فمتی القيامة

قال ع : عند حضور المنية وبلوغ الاجل

رجل : صدقت ۔

نہیں سماتیں عرش کے آگے جو کچھ ہے اس کو تو برداشت نہیں کر سکتا اگر تو سنے گا تو بصیرت اور بصارت دونوں سے اندھا ہو جائے گا۔ میں اس کو پاؤں تو برداشت کروں گا۔

یہ سن کر ایک شخص کھڑا ہوا جس کی گردن میں ایک کتاب آویزاں تھی بلند آواز سے کہنے لگا کہ اے مدعی اگر آپ کوئی بات نہیں جانتے تو آپ مقلد ہوئے جو کہ کچھ بھی نہیں جانتا۔ اچھا میں سوال کرتا ہوں جواب دو۔ اس پر اصحاب علی یک لخت کھڑے ہو گئے کہ اس کو قتل کر دیں امیرالمومنین ع نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دیں کہ حجت ہائے خدا غصہ سے یکایک کسی پر ٹوٹ نہیں پڑتے و نیز باطل سے براہین خدا ظاہر نہیں ہوتے۔

پھر اس شخص کی طرف ملتفت ہو کر فرمایا تو اپنی تمام زبانوں میں سوال کر لے انشاءاللہ تعالیٰ میں سب کا جواب دونگا۔

سائل : مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ کس قدر ہے؟

حضرت ع : فضاء کی مسافت۔

سائل : فضاء کی مسافت کیا ہے؟

حضرت ع : آسمان کی گردش۔

سائل ۔ آسمان کی گردش کس قدر ہے۔

حضرت ۔ آفتاب کی ایک روز کی سیر

سائل : آپ نے سچ فرمایا۔

(۲) سائل : قیامت کب واقع ہوگی۔

حضرت ع : وقت معین کے پہونچنے پر جس کا علم مالک تقدیر کو ہے۔

سائل :۔ آپ نے سچ فرمایا۔

(۳) رجل : نكم عمر الدنيا

قال۴ : يقال سبعة الاف ثم لا تحديدا۔

رجل : صدقت

(۴) رجل : فاين مكة من بكة

قال : مكة اكناف الحرم وبكة مكان البيت

رجل : ولم سميت مكة

قال۴ : لان الله تعالیٰ مك الارض من تحتها ای دحاها۔

رجل : فلم سميت بكة

قال۴ : لانها ابكت عيون الجبارين والمذنبين۔

رجل : صدقت

(۵) رجل : واين كان الله قبل خلق عرشه :

قال : سبحانه الله من لا يدرك كنه صفة حملة عرشه على قرب زمراتهم من كراسی كراماته ولا الملائكة المقربون من انوار سبحات جلاله ويحلك لا يقال لم ولا كيف ولا اين ولا متى ولا لم ولا حيث۔

رجل : صدقت

(۶) رجل : نكم مقدار مالبث العرش على الماء قبل خلق الله الارض والسماء

(۳) سائل : دنیا کی عمر کتنی ہے۔

حضرت : لوگ سات ہزار سے زیادہ کہتے ہیں مگر اس کی کوئی حد نہیں۔

سائل : آپ نے سچ فرمایا۔

(۴) سائل : بکہ سے مکہ کتنی دور ہے۔

حضرت : مکہ اطراف حرم کو کہتے ہیں اور بکہ خانہ کعبہ کو۔

سائل : اس کا نام مکہ کیوں رکھا گیا۔

حضرت : کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو اس کے نیچے سے ہٹا دیا (یعنی پوشیدہ کر دیا)

سائل : بکہ کیوں نام رکھا گیا۔

حضرت : اس لئے کہ یہ جباروں اور گناہ گاروں کو رلاتا ہے۔

سائل : آپ نے سچ فرمایا۔

(۵) سائل : عرش کے پیدا کرنے سے پہلے خدا کہاں تھا۔

حضرت : پاک ہے وہ اللہ جس کی کنہ صفت کا ادراک اس کی کرسیوں کی کرامات اور غلبۂ نصرت کی قربت کے باوجود نہ ہی حاملان عرش کر سکتے اور نہ مقرب ملائکہ جو اس کے انوار جلال کے پردوں میں رہتے ہیں۔ وائے ہو تجھ پر مت کہہ کہ نہیں اور کیسا ہے کہاں ہے کب سے ہے کس کے ساتھ ہے۔

سائل : آپ نے سچ فرمایا۔

(۶) سائل : خدا کے آسمان و زمین خلق کرنے سے پہلے کتنے عرصہ سے عرش پانی پر ٹھہرا ہوا تھا۔

قالؑ: اتحسن ان تحسب

رجل: نعم۔

قالؑ: افرایت لو صب فی الارض خردل حتی سد الھواء وملا ما بین الارض والسماء ثم اذن لک علی ضعفک ان تنقلہ حبۃ حبۃ من المشرق الی المغرب ثم مد لک فی العمر حتی نقلتہ واحصیتہ لکان ذلک ایسر من احصاء ما لبث العرش علی الماء قبل خلق الارض والسماء وانما وصفت لک جزء من عشر عشیر جزء من مائۃ الف جزء واستغفر اللہ من القلیل فی التحدید فحرک الرجل راسہ وقال اشھد ان لا الہ الا اللہ ۔

(مشارق الانوار ص١)

حضرت کیا تو چاہتا ہے کہ اس کا حساب بتاؤں۔

سائل: جی ہاں

حضرت اگر زمین پر رائی ڈال دی جائے یہاں تک کہ یہ فضاء کو مسدود کر دے اور زمین و آسمان کے درمیان بھر جائے پھر میں تیرے ضعف کے باوجود اجازت دوں کہ اس کے ایک ایک دانہ کو مشرق سے مغرب تک منتقل کرے۔ پھر تیری عمر بڑھا دی جائے یہاں تک کہ تو ان کو منتقل کرے اور ان کا شمار کرتا جائے۔ تو یہ تیرے لئے آسان ہوگا بہ نسبت اس کے کہ اس کا احصاء کرے کہ زمین و آسمان کے خلق ہونے سے کتنا پہلے سے عرش پانی پر ٹھہرا ہوا ہے۔ یہ اس کے ایک لاکھویں حصہ کے سویں (۱/۱۰۰) حصہ کے ایک جز کا وصف ہے جو تیرے لئے بیان کیا۔ میں نے تحدید کے ساتھ جو تھوڑا سا بیان کیا اس کے لئے خدا سے معافی مانگتا ہوں۔ سائل نے اپنے سر کو حرکت دی اور اشہد ان لا الہ الا اللہ کہہ دیا۔

خطبہ رجیعہ

اِنَّ لِیَ الْکَرَّۃَ بَعْدَ الْکَرَّۃِ وَالرَّجْعَۃَ بَعْدَ الرَّجْعَۃِ وَاَنَا صَاحِبُ الرَّجَعَاتِ وَالْکَرَّاتِ وَصَاحِبُ الصَّوْلَاتِ وَالنَّقِمَاتِ وَالدَّوْلَاتِ الْعَجِیْبَاتِ وَاَنَا قَرْنٌ مِنْ حَدِیْدٍ وَاَنَا عَبْدُ اللّٰہِ وَاَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَنَا اَمِیْنُ اللّٰہِ وَخَازِنُہٗ وَعَیْبَتُہٗ

بیشک میرے لئے (دنیا میں) بار بار آنا اور رجعت کرنا ہے۔ میں صاحب رجعات و کرات ہوں میں حملوں والا سزاؤں والا نعمتوں والا اور عجیب دولتوں والا ہوں۔ میں (ہر قلعہ کفر کو ڈھانے والا) آہنی سینگ ہوں میں بندۂ خدا اور برادر رسول خداؐ ہوں میں خدا کا امین اور خزانہ دار ہوں اور اس کے رازوں کا محفوظ صندوق ہوں۔ میں حجاب خدا وجہ خدا، صراط خدا،

سِرِّهٖ وَحِجَابُهٗ وَوَجْهُهٗ وَصِرَاطُهٗ
وَمِيْزَانُهٗ وَاَنَا الْحَاشِرُ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَا
كَلِمَةُ اللّٰهِ الَّتِيْ يَجْمَعُ بِهَا الْمُتَفَرِّقَ وَيُفَرِّقُ
بِهَا الْمُجْتَمِعَ وَاَنَا اَسْمَآءُ اللّٰهِ الْحُسْنٰى وَ
اَمْثَالُهُ الْعُلْيَا وَاٰيَاتُهُ الْكُبْرٰى وَاَنَا
صَاحِبُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اُسْكِنُ اَهْلَ
الْجَنَّةِ وَاَهْلَ النَّارِ النَّارَ وَاِلَيَّ تَزْوِيْجُ
اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِلَيَّ عَذَابُ اَهْلِ النَّارِ
وَاِلَيَّ اِيَابُ الْخَلْقِ جَمِيْعًا وَاَنَا الْمَآبُ
الَّذِيْ يَؤُوْبُ اِلَيْهِ كُلُّ شَيْءٍ بَعْدَ
الْقَضَآءِ وَاِلَيَّ حِسَابُ الْخَلْقِ جَمِيْعًا
وَاَنَا صَاحِبُ الْحَسَنَاتِ وَاَنَا الْمُؤَذِّنُ
عَلَى الْاَعْرَافِ وَاَنَا بَارِزُ الشَّمْسِ
وَاَنَا دَآبَّةُ الْاَرْضِ وَاَنَا قَسِيْمُ النَّارِ
وَاَنَا خَازِنُ الْجِنَانِ وَصَاحِبُ الْاَعْرَافِ
وَاَنَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَعْسُوْبُ الْمُتَّقِيْنَ وَ
اٰيَةُ السَّابِقِيْنَ وَلِسَانُ النَّاطِقِيْنَ
وَخَاتَمُ الْوَصِيِّيْنَ وَلِسَانُ وَوَارِثُ
وَالنَّبِيِّيْنَ وَخَلِيْفَةُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
وَصِرَاطُ رَبِّيَ الْمُسْتَقِيْمُ وَقِسْطَاسُهٗ
وَالْحُجَّةُ عَلٰى اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَ
الْاَرْضِيْنَ وَمَا فِيْهِمَا وَبَيْنَهُمَا وَاَنَا
الَّذِي احْتَجَّ اللّٰهُ بِهٖ عَلَيْكُمْ فِيْ
ابْتِدَآءِ خَلْقِكُمْ وَاَنَا الشَّاهِدُ
يَوْمَ الدِّيْنِ وَاَنَا الَّذِيْ عَلِمْتُ عِلْمَ

اور اس کی میزان ہوں میں ہی (مخلوق کو) خدا کی طرف جمع کرنے والا ہوں میں وہی کلمۂ خدا ہوں جس کے ذریعہ ہر متفرق چیز اکٹھی اور ہر اکٹھی چیز متفرق ہو جاتی ہے میں خدا کے اسمائے حسنیٰ عالی مرتبہ امثال اور بڑی نشانیوں کا مظہر ہوں۔ اہل جنّت کو جنت میں اور اہل نار کو جہنم میں داخل کروں گا۔ اہل جنت کی تزویج اور اہل نار پر عذاب کرنا میرے ہی ذمہ ہے اور تمام مخلوق کی بازگشت میری ہی طرف ہوگی اور میری ہی طرف ہر امر بعد قضائے الٰہی رجوع ہوتا ہے اور ساری خلق کا حساب میرے ہی ذمہ ہے۔ میں ہی نیکیاں بخشنے والا ہوں اور اعراف کی طرف پکارنے والا ہوں میں ہی آفتاب کو واپس کرنے والا ہوں۔ میں ہی دابۃ الارض ہوں اور میں ہی جہنم کا تقسیم کرنے والا ہوں۔ میں ہی خازن بہشت ہوں اور صاحب اعراف ہوں میں امیرالمومنین اور متقیوں کا یعسوب، سابقین کی نشانی، ناطقین کی زبان، خاتم الوصیین اور وارث النبیین اور پروردگار عالم کا خلیفہ ہوں میں اپنے رب کا صراط مستقیم اور تمام اہل سماوات و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہوں۔ میں وہ ہوں کہ اللہ نے ابتدائے خلقت کے وقت تم پر احتجاج و اتمام حجت کیا اور میں ہی یوم قیامت کا شاہد ہوں میں علم منایا، بلایا، قضایا اور فصل الخطاب

اور علم انساب جانتا ہوں۔ میں ہی تمام نبیوں کی مخفی نشانیوں کا محافظ ہوں۔ میں ہی صاحب عصا میسم ہوں میں ہی ہوں جس کے لئے بادل، برق، گرج، تاریکیاں،

المنايا والبلايا والقضايا وفصل
الخطاب والانساب واستحفظت آيات
النبيين المخفيين المستحفظين وانا
صاحب العصا والميسم وانا الذي
سخرت لي السحاب والرعد و
البرق والظلم والانوار والرياح
والجبال والبحار والنجوم والشمس
والقمر وانا القران الحديد وانا
فاروق الامة وانا الهادي وانا الذي
احصيت كل شيء عددا بعلمه
الله الذي اودعنيه وبسره
الذي اسره الى محمد و
اسره النبي الي وانا الذي انحلني
ربي اسمه وكلمته وحكمته وعلمه
وفهمه۔ يا معشر الناس سلوني
قبل ان تفقدوني۔ اللهم
اني اشهدك واستعديك عليهم
ولا حول ولا قوة الا بالله العلي
العظيم والحمد لله متبعين
امره۔

روشنیاں، ہوائیں، پہاڑ، سمندر، ستارے، آفتاب اور ماہتاب مسخر کر دیئے گئے ہیں قوت خدا کا آہنی سینگ ہوں۔ اور میں فاروق امت ہوں۔ یعنی مجھ ہی سے حق و باطل میں تمیز ہوتی ہے میں ہی مخلوق کو اللہ کی طرف ہنکانے والا ہوں میں ہی وہ ہوں جس نے ہر شئے، کو گن گن کر اس کے ذریعہ جو خدا نے مجھ میں ودیعت کیا ہے اور اس راز قدرت کے ذریعہ جو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچایا اور نبیؐ نے مجھ کو پہونچایا احصا کیا ہے۔ میں ہی وہ ہوں جسے خدا نے اپنا نام، اپنا کلمہ اپنی حکمت اور اپنا علم و فہم عطا فرمایا۔

اے لوگو! سوال کر لو مجھ سے قبل اس کے کہ مجھے نہ پاؤ خداوندا میں تجھ کو ان پر گواہ بناتا ہوں اور تجھ ہی سے مدد چاہتا ہوں کوئی قوت و طاقت نہیں ہے سوائے اس خدائے علی و عظیم کے اور ہم اس کی حمد کرتے ہیں اور اس کے حکم کا اتباع کرتے ہیں۔

(بحار الانوار ج ۱۳)

نوٹ: اس خطبہ کی شرح بحار الانوار جلد ۱۳ باب الرجعت میں ملاحظہ فرمائیں تو واضح ہوگا کہ اس میں کیسے کیسے معارف ایمانیہ اور حقائق نورانیہ مذکور ہیں۔

admin@hubeali.com
www.hubeali.com